سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

سوموار،5-مارچ2018

(یوم الاثنین،16-جمادی الثانی1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34: شمارہ 21

1213

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 5۔مارچ2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات مال وکالونیز اور کانکنی ومعدنیات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ جی ڈی اے گوجرانوالہ، ایم ڈی اے ملتان اور ایف ڈی اے فیصل آباد، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے تحت پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز کے بارے سپیشل آڈٹ رپورٹس برائے آڈٹ سال 2015-16

ایک وزیر جی ڈی اے گوجرانوالہ، ایم ڈی اے ملتان اور ایف ڈی اے فیصل آباد، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے تحت پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز کے بارے سپیشل آڈٹ رپورٹس برائے آڈٹ سال 2015-16 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسی (واسا) لاہور، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب بارے سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2014-15

ایک وزیر واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسی (واسا) لاہور، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب بارے سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2014-15 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

1214

3۔ راولپنڈی ، اسلام آباد میٹرو بس پراجیکٹ ، ایچ یوڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی تعمیر بارے پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال2015-16

ایک وزیر راولپنڈی، اسلام آباد میٹرو بس پراجیکٹ، ایچ یوڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی تعمیر بارے پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(بی) عام بحث

پری بجٹ بحث

1215

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

سوموار، 5-مارچ 2018

(یوم الاثنین، 16- جمادی الثانی 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں دوپہر 2 بج کر 49 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

الَّذِينَ
يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ
أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٢٧٤﴾
الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي
يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا
الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا
فَمَن جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَانتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ
وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا
خَالِدُونَ ﴿٢٧٥﴾

سورة البَقَرَة آيات 274 تا 275

جو لوگ اپنا مال رات اور دن اور پوشیدہ اور ظاہر (راہ اللہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں ان کا صلہ پروردگار کے پاس ہے اور ان کو (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف ہو گا اور نہ غم (274) جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قبروں سے) اس طرح (حواس باختہ) اٹھیں گے جیسے کسی کو جن نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ سودا بیچنا بھی تو (نفع کے لحاظ سے) ویسا ہی ہے جیسے سود (لینا) حالانکہ سودے کو اللہ نے حلال کیا ہے اور سود کو حرام تو جس شخص کے پاس اللہ کی

نصیحت پہنچی اور وہ (سود لینے سے) باز آگیا تو جو پہلے ہو چکا وہ اس کا اور (قیامت میں) اس کا معاملہ اللہ کے سپرد اور جو پھر لینے لگا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں کہ ہمیشہ دوزخ میں (جلتے) رہیں گے (275)

وماعلینا الاا بلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب نعمان علی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اے رسولِ امیںؐ خاتم المرسلینؐ تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق و یقیں تجھ سا کوئی نہیں
تیرا سکہ رواں کل جہاں میں ہوا اس زمیں میں ہوا آسماں میں ہوا
کیا عرب کیا عجم سب ہیں زیر نگیں تجھ سا کوئی نہیں
بزم کونین پہلے سجائی گئی پھر تیری ذات منظر پر لائی گئی
اے ازل کے حسیں اے ابد کے حسیں تجھ سا کوئی نہیں

سوالات

(محکمہ جات مال وکالونیز اور کانکنی ومعدنیات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے ایک ضروری اعلان ہے۔ جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ A-133 کے تحت آج سے پری بجٹ بحث کا آغاز ہو رہا ہے۔ بحث کا آغاز وزیر خزانہ کی تقریر سے ہوگا۔ جو ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ سیکرٹری اسمبلی کو اپنے نام بھجوا دیں۔

اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات مال وکالونیز اور کان کنی و معدنیات ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے مال محترمہ نازیہ راحیل اچانک بیمار ہوگئی ہیں جن کا میڈیکل بھی آیا ہے اور ان کی طرف سے request بھی آئی ہے اس لئے ہم ان کے سوالات کو pending کر لیتے ہیں۔ کانکنی اور معدنیات سے متعلق سوالات کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 8819 حاجی عمر فاروق کا ہے جو کہ محکمہ مال کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلے سوالات نمبر 9160 اور 9161 محترمہ راحیلہ انور کے محکمہ مال وکالونیز سے متعلق سوالات ہیں تو انہیں بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2601 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے جو محکمہ مال وکالونیز سے متعلق ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9435 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب شہزاد منشی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 8491 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

مظفر گڑھ: چوک سرور شہید میں مسیحی برادری کے لئے الاٹ زمین سے قبضہ واگزار کروانے سے متعلقہ تفصیلات

*8491: جناب شہزاد منشی: کیاوزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چوک سرور شہید، ضلع مظفر گڑھ مسیحی برادری کو چک نمبر518/ TDAمیں رہائشی کالونی اور قبرستان الاٹ کیا گیا مگر علاقہ کے باا ثر افراد نے مسیحی آبادی کو متبادل زمین پر رہائش دے رکھی ہے اورالاٹ شدہ زمین برائے قبرستان وکالونی کو زرعی مقاصد کے لئے استعمال کیا جارہا ہے نیز مسیحی برادری کو الاٹ شدہ قبرستان کے بیشتر حصہ پر بااثر افراد نے دکانات تعمیر کرر کھی ہیں علاقہ مکین بارہا متعلقہ محکمہ جات سے اس بابت شکایت کر چکے ہیں؟

(ب) کیا حکومت مسیحی برادری کے لئے مختص رہائشی کالونی اور قبرستان کی اراضی سے قبضہ واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) بمطابق رپورٹ ڈپٹی کمشنر، مظفر گڑھ۔ یہ درست نہ ہے کہ مسیحی برادری کو چک نمبر-TDA 518 تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں کوئی رہائشی کالونی یا قبرستان سرکاری طور پر الاٹ ہوا تھا بلکہ عیسائی برادری کے تقریباً دس پندرہ گھرانے ناجائز قابض ہو کر مکانات تعمیر کر کے رہائش پذیر ہیں جہاں تک عیسائی برادری کے قبرستان کی الاٹمنٹ کا تعلق ہے کبھی الاٹ نہ ہوا ہے بلکہ رجسٹر حقداران زمین کھاتہ نمبر 44 کھتونی نمبر 297، مستطیل نمبر 265 میں دس کنال چھ مرلے رقبہ سرکاری غیر ممکن قبرستان اندراج موجود ہے اس رقبہ میں سے موقع پر تقریباً سات کنال رقبہ قبرستان اہل اسلام میں شامل ہے جبکہ ایک کنال چھ مرلے رقبہ موقع پر خالی ہے جس میں عیسائی برادری کی دو قبریں موجود ہیں جن پر اہل اسلام کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

(ب) جواب جز (الف) میں آچکا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! ضمنی سوال کرنے سے پہلے میں ایک بات ضرور کرنا چاہوں گا میں نے سوال میں بھی لکھا تھا کہ چوک سرور شہید میں مسیحی برادری اس کے لئے لاء بھی موجود ہے کہ پاکستان میں بسنے والے مسیحیوں کو عیسائی نہ لکھا جائے بلکہ مسیح لکھا جائے اس سوال کے جواب میں پہلی مرتبہ مسیحی برادری لکھا ہے اُس کے بعد تین مرتبہ عیسائی برادری اس کا مطلب ہے ہمیں دو حصوں میں بانٹا جا رہا ہے سب سے پہلے تو میں محکمے کا یہ جو جواب ہے جس میں پہلے مسیحی برادری پھر عیسائی برادری۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تصحیح کروا دیں کہ کیا لکھا جائے۔ جو آپ چاہتے ہیں وہ بتائیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں اس طرح ہمارے جذبات مجروح ہوتے ہیں میں آپ سے اور معزز پارلیمانی سیکرٹری سے بھی درخواست کروں گا کہ سوال میں بھی اور ویسے بھی مسیحی برادری کو مسیحی برادری ہی لکھا جائے۔

جناب سپیکر: مسیحی برادری ہی لکھا ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! دوسری لائین میں مسیحی کے بعد عیسائی لکھا ہے۔

جناب سپیکر: یہ تصحیح کر دی جائے کہ مسیح لکھا جائے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ ضلع مظفر گڑھ کوٹ ادو میں جو مسیحی آبادی ہے وہاں پر مسیحی قبرستان بھی موجود ہے چونکہ وہاں پر بہت بڑا رقبہ موجود ہے وہاں پر دس کنال چھ مرلے جگہ ہے جواب میں لکھا گیا ہے اُس میں سے مسیحی برادری کے قبرستان کے لئے ایک کنال اور چند مرلے جگہ ہے جو کہ ریکارڈ میں نہیں ہے تو میں یہ کہوں گا کہ پاکستان میں بسنے والے مسیحی برادری کے لوگ بھی اُتنے ہی حق دار ہیں جتنے دوسری کمیونٹی کے لوگ ہیں وہاں پر مسیحیوں کی ایک بڑی آبادی موجود ہے تو میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ التماس بھی کروں گا اور سوال بھی کروں گا کہ براہ مہربانی کرسچئن لوگوں کے لئے ایک کنال جگہ اور دوسری طرف 9 کنال جگہ ہے تو کیا وہ اس جگہ کو اس لحاظ سے divide کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ مسیحیوں کو بھی ایک مناسب رقبہ مل جائے جس سے وہ بھی اپنے لوگوں کو آنے والے وقت میں دفنا سکیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! جیسے شہزاد منشی صاحب نے کہا ہے کہ مسیحی برادری کی جگہ عیسائی برادری لکھا ہوا ہے اس پر میں معذرت خواہ ہوں یہ clerical mistake ہوئی ہے انشاءاللہ اس کو درست کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! دوسری جو بات قبرستان کے حوالے سے کر رہے ہیں تو الحمدللہ پاکستان میں اقلیتی ہمارے بھائی ہیں ہمارے ساتھ ہیں ان کا بھی اُتنا ہی حق ہے جتنا کہ اہل اسلام کا ہے تو میری گزارش ہو گی ان کی آبادی کی طرف سے ہمیں کوئی درخواست کمشنر صاحب کے آفس میں موصول نہیں ہوئی تو یہ مسیحی براداری کے وہاں کے لوگ قبرستان کے حوالے سے ایک درخواست دیں۔ ہم انشاءاللہ as for policy جو بھی ہے اُس کے اوپر قبرستان کے حوالے سے میں انہیں یقین دلا تا ہوں کہ وہ allotment کر دی جائے گی۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 8604 میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اگر معزز ممبر اس دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 9065 جناب محمد وحید گل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اگر معزز ممبر اس دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 9163 محترمہ راحیلہ انور کا ہے یہ سوال محکمہ مال سے متعلقہ ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9375 ڈاکٹر نجمہ افضل خان کا ہے یہ سوال بھی محکمہ مال سے متعلقہ ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9508 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے یہ سوال محکمہ مال سے متعلقہ ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9509 بھی الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے یہ سوال محکمہ مال سے متعلقہ ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے وقفہ سوالات میں معزز ممبران کی عدم موجودگی کی وجہ سے جو سوالات pending کئے گئے تو انہیں دوبارہ take up کرتے ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! جب سوالات ہو رہے ہوں پھر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔ آپ اس بارے میں مہربانی کریں۔ جی، سوال نمبر9434ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر9435ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ سوالات مکمل ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع میانوالی: پی پی۔44سے معدنیات کے رقبہ جات سے ایکسائزڈیوٹی / ٹیکس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*9434: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر کانکنی ومعدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔44ضلع میانوالی کے یونین کونسل داؤلے والی قریشیاں کے علاقہ وٹووانوالہ اور یو سی موچھ کے علاقہ جات دڑرانوالہ میں محکمہ معدنیات کے رقبہ جات سے ایکسائزڈیوٹی کی مد میں ٹیکس وصول کرتا ہے وہ کس شرح سے وصول کر رہا ہے؟

(ب) ان علاقہ جات میں کون کون سی معدنیات پر ایکسائزڈیوٹی / ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے؟

(ج) محکمہ Lease out کے بغیر معدنیات پر بھی ایکسائز ڈیوٹی لے سکتا ہے اگر نہیں تو پھر ان علاقہ جات میں ایسے ایریاز پر کن وجوہات کی بناء پر ایکسائز ڈیوٹی / ٹیکس کیوں وصول کر رہا ہے، وجوہات بتائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) صوبہ پنجاب بشمول ضلع میانوالی میں تمام معدنیات کی ترسیل minerals Excise duty on (labour) welfare act, 1967 کے سیکشن نمبر 3 کے تحت ایکسائز ڈیوٹی کی وصولی کے حقوق بمطابق گورنمنٹ ترمیمی نوٹیفکیشن نمبری SO(T)M&MD8-21/2011 مورخہ 30.04.2013 زیر قاعدہ 36(A) ایکسائز ڈیوٹی آن منرلز (لیبر ویلفیئر) (پنجاب) رولز 1971 مبلغ پانچ روپے فی ٹن برائے عرصہ ایک سال نیلام عام کئے جاتے ہیں۔

(ب) ضلع میانوالی میں عام طور پر فائر کلے، لائم سٹون، آئرن اور جپسم، نمک، ڈولومائیٹ، اوکر، سیلیکا سینڈ، کوئلہ اور عام ریت کی معدنیات موجود ہیں۔ جن پر ایکسائز ڈیوٹی مبلغ پانچ روپے فی ٹن کے حساب سے وصول کی جاتی ہے۔

(ج) چونکہ جملہ معدنیات بشمول عام ریت حکومت پنجاب کی ملکیت ہے اس لئے لیز آوٹ کے بغیر معدنیات کی ترسیل و فروخت چوری کے زمرہ میں آتی ہے ٹھیکیدار ایکسائز ڈیوٹی ہر طرح کی ترسیل / فروخت شدہ معدنیات پر ایکسائز ڈیوٹی وصول کرنے کا مجاز ہے۔

ضلع میانوالی: پی پی۔44 میں معدنیات کے ٹھیکہ جات کی تفصیل

*9435: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔44 ضلع میانوالی کے کون کونسے علاقہ جات میں کون کونسی معدنیات پائی جاتی ہیں ان کی lease کا ٹھیکہ کب کن پارٹیوں کو دیا گیا ہے؟

(ب) محکمہ معدنیات ان علاقہ جات میں پائی جانے والی معدنیات پر کون کون سے ٹیکس وصول کر رہا ہے؟

(ج) حلقہ پی پی-44 ضلع میانوالی کی یونین کونسل سی موچھ کے علاقہ دھدھڑانوالا میں لیز پر دیئے گئے رقبہ کی تفصیل مربع نمبر اور کھیوٹ نمبر وار بتائیں نیز اس علاقہ سے کتنا ٹیکس سال 16-2015اور17-2016لیا گیا ہے، تفصیل فراہم کریں؟

(د) کیا محکمہ ایسے قطعہ زمین / رقبہ پر ٹیکس لے سکتا ہے جس کوlease outکیا گیا ہے اگر ایسا ہے تو پھر یونین کونسل سی موچھ کے علاقہ دھدھڑانوالا میں ایسے رقبہ سے بھی ٹیکس وصول کیا جارہا ہے جو کہlease outنہ کیا گیا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) پی پی-44 ضلع میانوالی ماڑی انڈس، داؤد خیل، ٹھٹی، پائی خیل، سوانس، غنڈی، ایاز والا، بوری خیل اور پیڑھا کے پہاڑوں میں لائم سٹون، فائر کلے، اوکر، چائنا کلے، سلیکا ریت، نمک، جپسم، کوئلہ اور آئرن اوور پائے جاتے ہیں۔ ان معدنیات کے پٹہ جات سمال سکیل مائننگ کے تحت مختلف پارٹیوں کو عطا شدہ ہیں جن کی تفصیل بطور ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ میدانی علاقوں میں ادنٰی معدنیات کے طور پر ماڑی، ماڑی انڈس، جابہ نالہ، خیر آباد، پل دس ہزار، پائی خیل نزد باہیاں والا موڑ، روکھڑی موڑ، شہباز خیل، چھبورانوالہ اور ڈھبہ کر سیل کے نزدیک عام ریت / گھسر / بھسر کے پٹہ جات واقع ہیں عام ریت کے پٹہ جات بذریعہ نیلام عام دو سال کے لئے عطا کئے جاتے ہیں۔ جنکی تفصیل بطور ضمیمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ معدنیات لارج سکیل مائننگ و سمال سکیل مائننگ کے تحت عطا شدہ پٹہ جات سے نکالی جانے والی معدنیات پر فی ٹن کے حساب سے رائیلٹی وصول کرتا ہے جس کی شرح درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام معدن	شرح رائیلٹی فی ٹن (روپوں میں)
1	لائم سٹون	60/-
2	فائر کلے	72/-
3	اوکر	70/-
4	چائنا کلے	50/-
5	سلیکا ریت	40/-

6	نمک	70/-
7	جپسم	30/-
8	کوئلہ	100/-
9	آئرن اوور	100/-
10	کلے (Clay)	20/-

جبکہ ادنیٰ معدنیات یعنی عام ریت کے پٹہ جات بذریعہ نیلام عام الاٹ کئے جاتے ہیں اور محکمہ معدنیات نیلام عام میں وصول ہونے والی بولی کی رقم قسطوں میں وصول کرتا ہے۔ علاوہ ازیں محکمہ معدنیات کا لیبر ویلفیئر ونگ پانچ روپے فی ٹن ایکسائز ڈیوٹی برائے مائنز لیبر ویلفیئر وصول کرتا ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔44 ضلع میانوالی کی یوسی موچھ کے علاقہ (دھدھڑانوالا) میں کانکنی کے لئے کسی قسم کا پٹہ عطا شدہ نہ ہے معدنی پٹہ جات سروے آف پاکستان کے تیار کردہ نقشہ جات کے مطابق عطا کئے جاتے ہیں ان کا محکمہ مال کے مربع نمبر اور کھیوٹ نمبر سے کوئی تعلق واسطہ نہ ہے۔ یونین کونسل موچھ سے محکمہ معدنیات کو کوئی آمدن حاصل نہ ہوئی ہے۔ ضلع میانوالی سے حاصل شدہ آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	لارج سکیل مائننگ	سمال سکیل مائننگ	ادنیٰ معدنیات	کل رقم
2015-16	210027162/-	77603231/-	20793090/-	308423483/-
2016-17	283843322/-	107249870/-	23655808/-	414549000/-

(د) صدارتی حکم نمبر 8، 1961 اور پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ 1967 کی شق نمبر 49 کے تحت تمام معدنیات خواہ سرکاری زمین میں پائی جائیں یا نجی زمین میں بلا شرکت غیرے حکومت کی ملکیت ہیں اور کوئی بھی شخص خواہ وہ مالک اراضی ہی کیوں نہ ہو مروجہ معدنی قوانین کے تحت پٹہ حاصل کئے بغیر کسی بھی معدن کی نکاسی نہ کر سکتا ہے۔ اگر کسی علاقہ / رقبہ کی معدن کی نکاسی کے لئے lease out نہ کیا گیا ہو تو کوئی شخص لیز کی رقم وصول نہ کر سکتا ہے اور بغیر لیز حاصل کئے کوئی شخص معدن کی نکاسی نہ کر سکتا ہے۔ ایسا کرنے والے کے خلاف کارروائی کرنے کا قانون موجود ہے جس کی سزا تین سال قید یا پچاس ہزار روپے جرمانہ یا دونوں ہو سکتی

ہیں۔ یونین کونسل موچھ کے علاقہ دھدھڑانوالا میں نکاسی معدن کے لئے کوئی لیز الاٹ نہ ہے اور نہ ہی کوئی شخص لیز کی رقم وصول کر رہا ہے۔

لاہور: ہربنس پورہ کی آبادیوں کو مالکانہ حقوق دینے سے متعلقہ تفصیلات

*9065: **جناب محمد وحید گل:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موضع ہربنس پورہ لاہور میں بننے والی مختلف آبادیوں کو مالکانہ حقوق کب تک دیے جا رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان آبادیوں کا ایل ڈی اے اور متعلقہ اے سی کی نگرانی میں پٹواریوں نے سروے کئی سال سے مکمل کیا ہوا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بمطابق ڈائریکٹر کچی آبادی، ایل ڈی اے، لاہور رپورٹ نمبر LDA/DKA/11، مورخہ 04.01.2018 موضع ہربنس پورہ، لاہور میں واقع تین کچی آبادیاں (1) ہربنس پورہ نمبر 1 (2) قلندر پورہ، (3) بدر کالونی ڈکلیئر ہو چکے ہیں اور انتقال بھی بحق کچی آبادی ایل ڈی اے جاری ہو چکے ہیں جن کو مالکانہ حقوق دیئے جا رہے ہیں۔

موضع ہربنس پورہ، لاہور کی جو آبادیاں سابقا متروکہ زمین پر قائم ہیں، کچی آبادی کے زمرہ میں نہ آتی ہیں کیونکہ ان کے لئے الگ سے قانون Scheme for the Management and Disposal of Urban properties, 1977 موجود ہے۔

(ب) بمطابق ایل ڈی اے رپورٹ مورخہ 17.01.2018، 2013 میں موضع ہربنس پورہ، لاہور میں واقع پانچ آبادیوں کا سروے اے سی، صاحب (شالامار) کی نگرانی میں ایل ڈی اے عملہ کے ہمراہ ہوا تھا۔ ان تمام آبادیوں کا ریکارڈ اے سی، صاحب کے دفتر میں ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

بہاولپور میں صادق آباد ڈیرہ بکھا

کے مسیحی مکینوں کو الاٹمنٹ جاری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1731: محترمہ میری گل: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اقلیتی برادری کو ٹبی صادق آباد ڈیرہ بکھا بہاولپور میں رہائش کے لئے کالونی مختص کی گئی جس پر مسیحی آبادی رہائش اختیار کئے ہوئے ہے لیکن تاحال مسیحی آبادی کو الاٹمنٹ جاری نہیں کی گئی جس کی وجہ سے متعلقہ آبادی بہت سے مسائل کا شکار ہے؟

(ب) کیا حکومت اس آبادی کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بمطابق رپورٹ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو)، بہاولپور صدر ٹبی صادق آباد، چک نمبر 33/BC، تحصیل بہاولپور صدر میں اقلیتی مسیحی برادری کے لئے علیحدہ سے رقبہ سرکار برائے اقلیتی کالونی منظور شدہ نہ ہے۔ یہ لوگ رقبہ سرکار پر ناجائز قابض ہیں، سترہ کچے پکے مکانات تعمیر کر رکھے ہیں۔ پنجاب حکومت کی کسی مخصوص سماجی فرقہ بشمول اقلیتی برادری کی علیحدہ کالونی بنانے اور مالکانہ حقوق دینے کی پالیسی نہ ہے۔

(ب) جز ہذا کا جواب جز (الف) میں درج ہے۔

بہاولپور اقلیتی ہندو برادری کی رہائشی کالونی سے متعلقہ تفصیلات

1732: محترمہ میری گل: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ بات درست ہے کہ اقلیتی ہندو برادری کو اوچ شریف، احمد پر شرقیہ بہاولپور میں رہائشی کالونی نیز دیگر بہت سی کالونیاں مختص کی گئی ان الاٹ شدہ کالونیوں کے تاحال کوئی مالکانہ حقوق الاٹمنٹ لیٹر جاری نہیں کئے گئے جبکہ اقلیتی آبادی میں اضافہ ہوتا جارہا ہے اور موجودہ کالونیوں کی جگہ کم پڑ رہی ہے؟

(ب) کیا حکومت اوچ شریف، احمد پور شرقیہ میں قائم اقلیتی برادری کی کالونیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دینے اور مزید کالونیاں اس کمیونٹی کے لئے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بمطابق رپورٹ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو)، بہاولپور بروئے ریکارڈ رجسٹر حقداران زمین سال 08-2007 کھاتہ نمبر 163، کھتونی نمبر 361، نمبرات خسرہ 4999،4 تا 7 (32 کنال)، 14 الف (6 کنال 13 مرلے) رقبہ تعدادی 38 کنال 13 مرلے واقع موضع جھانگڑہ غربی (اوچ شریف) تحصیل احمد پور شرقیہ پانچ مرلہ جناح آبادی سکیم کے لئے مختص ہونے کا اندراج ہے جس میں مسلم آبادی کے علاوہ اقلیتی برادری کے افراد کے نام بھی اہل درخواستیان میں شامل ہیں۔ تاہم حقوق ملکیت تفویض شدہ نہ ہیں۔ اس بارے میں ڈپٹی کمشنر، احمد پور شرقیہ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ فی الفور معاملہ ہذا کا جائزہ لیں اور جناح آبادی کے الاٹیان کو عدم عطائیگی حقوق ملکیت کی بابت مفصل رپورٹ ارسال کریں۔

علاوہ ازیں اقلیتی کالونی کے لئے علیحدہ سے کوئی رقبہ سرکار منظور شدہ نہیں ہے۔ پنجاب حکومت کی کسی مخصوص سماجی فرقہ بشمول اقلیتی برادری کی علیحدہ کالونی بنانے اور مالکانہ حقوق دینے کی پالیسی نہ ہے۔

(ب) جز ہذا کا جواب جز (الف) میں درج ہے۔

ضلع بہاولپور منڈی یزمان میں ہندو برادری کو مالکانہ حقوق دینے سے متعلقہ تفصیلات

1733: محترمہ میری گل: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اقلیتی ہندو برادری کو 1986 میں چک DB/118 ہیڈ راجگاں، منڈی یزمان ضلع بہاولپور میں رہائشی جناح آبادی الاٹ کی گئی لیکن تاحال الاٹ شدہ کالونی کے مالکانہ حقوق نہیں دیئے گئے اور آدھے سے زائد دخل بھی جاری نہیں کئے گئے جس کی وجہ سے متعلقہ آبادی مسائل سے دوچار ہے؟

(ب) کیا حکومت اس چک میں قائم جناح آبادی کے مکینوں خاص کر اقلیتی برادری / ہندو کمیونٹی کے افراد کو مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بروئے رجسٹر حقداران زمین سال 09-2008 رقبہ تعدادی 72 کنال بالتفصیل مربع نمبر 65، نمبرات خسرہ 1,2 (16 کنال) 9 تا 13 (40 کنال)، 18، 19 (16 کنال)، واقع چک نمبر DB/118، تحصیل یزمان اقلیتی کالونی کے لئے مختص ہونے کا اندراج موجود ہے۔ موقع پر ہندو اقلیتی برادری کے افراد ازخود ناجائز قابض ہو کر کچے پکے مکانات تعمیر کر کے رہائش پذیر ہیں۔ اقلیتی برادری کے کسی فرد کے نام کوئی الاٹمنٹ نہ ہے۔ پنجاب حکومت کی کسی مخصوص سماجی فرقہ بشمول اقلیتی برادری کی علیحدہ کالونی بنانے اور مالکانہ حقوق دینے کی پالیسی نہ ہے۔

(ب) جز ہذا کا جواب جز (الف) بالا میں درج ہے۔

ضلع بہاولپور میں مینگوال برادری کو مالکانہ حقوق سے متعلقہ تفصیلات

1734: **محترمہ میری گل:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ بات درست ہے کہ مینگوال برادری کو چک DNB113 ہیڈ راجگاں، منڈی یزمان میں رہائشی کالونی مختص کی گئی لیکن تاحال مختص کردہ کالونی کے دخل جاری نہیں کئے گئے اور نہ ہی مالکانہ حقوق دیئے گئے جس کی وجہ سے متعلقہ آبادی مسائل سے دوچار ہے؟

(ب) کیا حکومت اس چک میں رہائشی مینگوال برادری کو مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ بات درست ہے کہ مینگوال برادری کو چک نمبر113/DNB ہیڈ راجکاں منڈی یزمان میں رہائشی کالونی مختص کی گئی لیکن تاحال مختص کردہ کالونی کے دخل جاری نہیں کئے گئے اور نہ ہی مالکانہ حقوق دیئے گئے جس کی وجہ سے متعلقہ آبادی مسائل سے دوچار ہے۔

بروئے ریکارڈ رجسٹر حقداران زمین سال11-2010 کھاتہ نمبر104 من، کھتونی نمبر 491 من، مربع نمبر93، نمبرات سرہ 1 تا12(96 کنال)،13/1(4 کنال)، کل رقبہ تعدادی100 کنال، واقع چک نمبر113/DNB تحصیل یزمان جناح آبادی کے لئے ریزرو ہونے کا اندراج ہے اور موقع پر مختلف افراد نے بصورت تعمیر مکانات ناجائز قبضہ کر کے رہائش رکھی ہوئی ہے۔

(ب) جزہذا کا جواب جز(الف) بالا میں درج ہے۔

ضلع بہاولپور میں بھیل برادری کو مالکانہ حقوق سے متعلقہ تفصیلات

1735: محترمہ میری گل: کیاوزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بھیل برادری کو چکDNB112 ہیڈ راجکاں ،منڈی یزمان ضلع بہاولپور میں رہائشی کالونی الاٹ کی گئی لیکن تاحال اس کالونی کے الاٹیوں کو مالکانہ حقوق نہیں دیئے گئے جس کی وجہ سے متعلقہ آبادی مسائل سے دوچار ہے؟

(ب) کیا حکومت اس کالونی کے مکینوں خاص کر بھیل برادری کو مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ بات درست ہے کہ مینگوال برادری کو چک نمبر113/DNB ہیڈ راجکاں منڈی یزمان میں رہائشی کالونی مختص کی گئی لیکن تاحال مختص کردہ کالونی کے دخل جاری نہیں کئے گئے اور نہ ہی مالکانہ حقوق دیئے گئے جس کی وجہ سے متعلقہ آبادی مسائل سے دوچار ہے۔

بروئے ریکارڈ رجسٹر حقداران زمین سال11-2010 کھاتہ نمبر104 من، کھتونی نمبر491 من، مربع نمبر93، نمبرات سرہ 1 تا12(96 کنال)،13/1(4 کنال)، کل رقبہ تعدادی 100 کنال،

واقع چک نمبر DNB/113 تحصیل یزمان جناح آبادی کے لئے ریزرو ہونے کا اندراج ہے اور موقع پر مختلف افراد نے بصورت تعمیر مکانات ناجائز قبضہ کر کے رہائش رکھی ہوئی ہے۔

(ب) جز ہذا کا جواب جز (الف) بالا میں درج ہے۔

لاہور ہربنس پورہ میں کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق دینے سے متعلقہ تفصیلات

1886: جناب محمد وحید گل: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع ہربنس پورہ لاہور میں کچی آبادیاں قائم ہیں ان کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے مذکورہ موضع کی کچی آبادی کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دینے کا نہ صرف اعلان بلکہ اس سلسلے میں ایک کمیٹی بھی تشکیل دی تھی اگر ہاں تو اس کمیٹی کے ممبران کی تعداد اور نام بتائے جائیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ کمیٹی کی سفارشات پر تاحال مذکورہ موضع کی کتنی آبادیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جا چکے ہیں اور کتنی بقایا ہیں تعداد بتائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بمطابق رپورٹ ڈائریکٹر کچی آبادی، ایل ڈی اے، لاہور نمبری LDA/DKA/11، مورخہ 04.01.2018 موضع ہربنس پورہ، لاہور میں واقع تین کچی آبادیاں (1) ہربنس پورہ نمبر 1 (2) قلندر پورہ، (3) بدر کالونی ڈکلیئر ہو چکی ہیں، انتقال بھی بحق کچی آبادی ایل ڈی اے جاری ہو چکے ہیں جن کو مالکانہ حقوق دیئے جا رہے ہیں۔

(ب) بمطابق مذکورہ بالا ایل ڈی اے رپورٹ، موضع ہربنس پورہ میں (کچی آبادیوں کے علاوہ) سابقا متروکہ لینڈ پر قائم شدہ آبادیوں کے بارے میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت بذریعہ نمبر DS(IMP)/CMS/45/OT-47/R/2011/0119866 مورخہ 21.11.2011 ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جو کہ مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل تھی:

1-	جناب سمیع سعید، سینئر ممبر/ممبر (ریونیو)، بورڈ آف ریونیو، پنجاب	چیئرمین
2-	جناب رانا تجمل حسین، ایم پی اے۔	ممبر
3-	جناب ڈاکٹر نذیر سعید، چیف سیٹلمنٹ کمشنر۔	ممبر

4- جناب ڈاکٹر سید ابوالحسن نجمی، سیکرٹری (لاء اینڈ پی اے) ممبر
5- جناب طارق باجوہ صاحب، سیکرٹری فنانس ممبر
6- جناب خضر حیات گوندل، سیکرٹری (ایل جی اینڈ سی ڈی) ممبر
7- جناب احد چیمہ، ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر آفیسر، لاہور ممبر
8- جناب وحید گل، کوآرڈینیٹر ٹو چیف منسٹر ممبر

(ج) متعلقہ کمیٹی کا اجلاس مورخہ 23.11.2011 کو منعقد ہوا تھا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ مذکورہ آبادیاں جو سابقہ متروکہ زمین پر قائم ہیں اور ان آبادیوں کے مکینوں کو کچی آبادیوں میں شامل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ان کے لئے الگ سے قانون Scheme for the Management and Disposal of Urban properties, 1977 موجود ہے۔ منٹس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔ یہ آبادیاں کچی آبادی کے زمرہ میں نہ آتی ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! خیریت ہے، اللہ خیر کرے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، توجہ دلاؤ نوٹس لاء منسٹر صاحب کے آنے تک pending کرتے ہیں۔

محترمہ شنیلا روت: جناب سپیکر! یہ وقفہ سوالات کا ہی سوال ہے جس کے اوپر میں بات کرنا چاہتی ہوں 19 تاریخ کو جو ستوکتلہ ڈرین پر میں نے سوال کیا تھا جس کے لئے وزیر صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ 28- فروری تک ستوکتلہ ڈرین مکمل ہو جائے گی انہوں نے تین دفعہ on the floor of the House اس بات کی ضمانت دی کہ میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ 28- فروری تک وہ کام مکمل ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اگر نہ مکمل ہوا تو اس کے اوپر پھر ایوان جو فیصلہ کرے گا اس کو ماننا پڑے گا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ مجھے لکھ کر بھجوائیں پھر اس معاملے کو دیکھتے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے جمعہ والے دن آپ کی اجازت سے ایک قرارداد دی تھی آپ نے اور منسٹر خلیل طاہر سندھو نے وہ قرارداد پڑھ کر اُس پر کہہ دیا تھا کہ unanimously اس کو پاس کر لیں۔ Syria کے اندر جو بمباری ہو رہی ہے اُس میں معصوم بچے اور بے گناہ لوگوں کا قتل عام وہاں پر چل رہا ہے اس حوالے سے میری ایک قرارداد تھی اگر آپ اس کو دیکھ لیں۔۔

جناب سپیکر: وہ قرارداد حکومت کی طرف سے تیار ہو رہی ہے ابھی وہ لے کر آجاتے ہیں۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب جناب ظفر اقبال مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور 2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب ظفر اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

Cholistan University of Veterinary and Animal Sciences Bahawalpur Bill of 2018 (Bill No. 5 of 2018)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جناب امجد علی جاوید! کیا آپ بل نمبر 2/2018 کی رپورٹ پیش کرنا چاہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! میں نے چونکہ سٹینڈنگ کمیٹی میں اپنا protest ریکارڈ کروایا تھا اس لئے میں رپورٹ پیش کرنے سے معذرت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ رپورٹ پیش نہیں کرنا چاہتے، تشریف رکھیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ایک تحریک استحقاق میں نے بھی دی ہوئی تھی اور میری تحاریک التوائے کار کا جواب ایوان میں نہیں آتا۔

جناب سپیکر: تحریک التوائے کار کا یا تحریک استحقاق کا؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! تحاریک التوائے کار کا جواب نہیں آتا اس پر بھی ایک تحریک استحقاق، دوسری تو آپ نے اپنے پاس رکھی تھی اس کا بھی کوئی جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب کو آنے دیں پھر بات کرتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بولتے جائیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

نو منتخب سینیٹرز کو مبارکباد

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ہم یہاں پر چودھری سرور صاحب کو مبارکباد دینا چاہتے ہیں ہمارے ایم پی ایز نے جو زبردست ووٹ دیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں (ن) لیگ کے ایم پی ایز جنہوں نے ہمیں ووٹ دیا ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میرے خیال میں بہت اچھا، صاف ستھرا اور زبردست الیکشن ہوا ہے۔

جناب سپیکر: ان کی بات سنیں۔ یہ مبارکباد سب کو دینی چاہیے جتنے بھی سینیٹرز جیتے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں تمام سینیٹرز کو مبارک باد دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، تمام سینیٹرز کو مبارکباد دی جاتی ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ (ن) لیگ والوں نے ووٹ دیا میں اس کی تردید کرتا ہوں۔ ہم نے اللہ کے فضل و کرم سے جو ہمارے گروپ تھے انہی کو ووٹ دیا ہے، میں اس کی تردید کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ کوئی نہیں پوچھتا کہ کس کو ووٹ دیا اور نہ کوئی پوچھ سکتا ہے۔ یہ کسی کو بتانے کی بات نہیں ہے۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، صدیقی صاحب!

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو اس معزز ایوان کو پنجاب کی پارلیمانی تاریخ میں پہلی دفعہ پاکستان تحریک انصاف کے چودھری سرور کی شکل میں سینیٹر بننے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان سے مل لیں اور ان سے مل کر ضرور مبارکباد پیش کریں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ابھی ایوان کے اندر آتے ہوئے میڈیا سارا باہر کھڑا ہے، ہم اس معزز ایوان کے ممبران ہیں۔ یہ لمحہ فکریہ ہے کہ پیپلز پارٹی کے 8 ممبران ہوتے ہوئے انہیں 26 ووٹ کہاں سے ملے؟ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے دیئے۔۔۔ ہم اس ایوان کے ممبر ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر کرپشن کے اندر ان کے لیڈران پر۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ آپ کی پارٹیز کا معاملہ ہے وہاں جاکر ایک دوسرے کے ساتھ discuss کریں۔ This is no Point of Order

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب ڈاکٹر نوشین حامد مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون ہیپاٹائٹس پنجاب 2017 کے بارے میں
مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

The Punjab Hepatitis Bill 2017 (Bill No. 2 of 2018)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اگر آپ کی بات صحیح اور جائز ہوئی تو ضرور سنوں گا اگر آپ نے کوئی اور بات کی تو پھر نہیں سنوں گا۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں نے حلقے کے point of view سے بات کرنی ہے کہ واپڈا ٹاؤن کے "جے بلاک" میں دو، اڑھائی سال پہلے واٹر پلانٹ لگا تھا لیکن جب سے وہ واٹر پلانٹ لگے ہیں نہ صرف واپڈا ٹاؤن بلکہ بہت سارے علاقوں میں ان کے فلٹر تبدیل نہیں کئے گئے۔ وہاں کے رہائشی لوگوں نے جب مجھے بلا کر پانی دکھایا تو اس میں انتہائی گندگی تھی even وہاں مرے ہوئے کیڑے مکوڑے بھی موجود ہیں۔ حکومت نے یہ واٹر پلانٹ لگا تو دیئے ہیں لیکن نہ صفائی کا کوئی انتظام ہے، ان کے فلٹر change ہوتے ہیں اور نہ ہی ان کی maintenance ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ استدعا ہے کہ جب ہم لوگوں کی صحت اور صاف پانی پر بات کرتے ہیں تو اس پر فوری طور پر کوئی اقدام بھی کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، توجہ دلاؤ نوٹس ہیں مگر لاء منسٹر کے آنے تک توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ یہ تحریک التوائے کار سردار وقاص حسن موکل اور ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔ دونوں ہی تشریف نہیں رکھتے۔ ان کا انتظار کرتے ہیں اگر وہ اس دوران آ گئے تو ان کی تحریک التوائے کار کو take up کر لیا جائے گا۔

جناب آصف محمود: جناب! میری قرارداد کا کچھ کریں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، کوئی طریق کار ہوتا ہے وہ قرارداد آ رہی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 94/18 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں جب تک اس کا ٹائم ہے اس تحریک کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی چودھری عامر سلطان چیمہ اور سردار وقاص حسن موکل کی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ خدیجہ عمر، سردار وقاص حسن موکل کی ہے۔ دونوں ہی موجود نہیں ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار 99/18 ڈاکٹر نوشین حامد کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

لاہور شہر میں میٹرو ٹرین کے ارد گرد اور دیگر علاقوں میں ترقیاتی کاموں کے لئے توڑ پھوڑ کی وجہ سے شہریوں میں پریشانی

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 13۔فروری 2018 کی خبر کے مطابق لاہور شہر میں مال روڈ، ایوان اقبال، شملہ پہاڑی چوک، لکشمی چوک اور میٹرو ٹرین کے ارد گرد کے علاقوں سمیت درجنوں سڑکیں خاص طور پر شہر کے اندر جاری ترقیاتی کاموں کی وجہ سے ہر طرف گرد آلود مٹی اڑتی ہوئی نظر آتی ہے جس کی وجہ سے شہری پریشان نظر آتے ہیں جبکہ الیکشن کی آمد کے پیش نظر گلی محلوں میں بھی حکومتی نمائندوں کی طرف سے سڑکیں اور گلیاں توڑ کر نئی بنوائی جا رہی ہیں جس کی وجہ سے شہر میں ہر وقت ٹریفک بھی جام رہتی ہے اور لوگوں کے مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے۔ شہر میں پچھلے ایک ماہ سے جاری

ترقیاتی کاموں کی وجہ سے فضائی آلودگی کی شرح میں بہت حد تک اضافہ ہو چکا ہے۔ شہریوں میں سانس اور الرجی کی بیماریوں میں بے حد اضافہ ہو رہا ہے اور ہسپتالوں میں مریضوں کی بڑی تعداد علاج کے لئے پہنچ رہی ہے۔ شہریوں نے حکومت پنجاب سے نوٹس لینے کا مطالبہ کیا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اور جواب کے لئے اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 102 جناب شعیب صدیقی کی ہے۔ جی، صدیقی صاحب!

ہسپتالوں کی فیس کی مد میں جمع ہونے والی رقم کو طے شدہ شرح کے مطابق تقسیم نہ کرنے کا انکشاف

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے ذاتی علم اور ٹی وی چینلز کی رپورٹس کے مطابق ہاسپٹلز کی انتظامیہ کو بار بار ہدایات دی گئیں کہ ہسپتالوں کی فیس کی مد میں جمع ہونے والی رقم کی درج ذیل شرح کے مطابق تقسیم کی جائے۔ جس میں گورنمنٹ شیئر 45 فیصد، ڈاکٹرز کا شیئر 35 فیصد اور پیرا میڈیکل سٹاف کا شیئر 20 فیصد مقرر کیا گیا۔ جو تاحال میو ہسپتال، جنرل ہسپتال، گنگا رام ہسپتال میں جزوی طور پر جبکہ جناح ہسپتال لاہور میں کلی طور پر نہیں دیا جا رہا۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں لیٹر نمبر SO(B&A)28-25/2001 مورخہ 4-فروری 2002 کے تحت ڈاکٹرز کو پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت دی گئی تھی۔ لاہور کے ٹیچنگ ہسپتالوں کی انتظامیہ نے ہسپتالوں کی فیس شیئر کے معاملہ کو ڈاکٹرز کی پرائیویٹ پریکٹس کی آمدن سے ملا دیا گیا یا بنیاد بنا لیا جبکہ اس کے برعکس پیرا میڈیکل سٹاف کو کسی بھی سرکاری ہسپتال میں جنرل یا پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت نہ ہے۔ اس وقت بھی پنجاب کے تمام RHCs, DHQs, THQs اور لاہور کے علاوہ تمام ٹیچنگ ہسپتالوں میں پیرا میڈیکل سٹاف کو حکومت کی پالیسی اور نوٹیفکیشن کے مطابق 20 فیصد شیئر دیا جا رہا ہے۔ آخر معاملہ صرف لاہور کے ٹیچنگ ہسپتالوں میں ہی کیوں خراب کیا گیا ہے۔ کیا لاہور کے علاوہ

سارے پنجاب کے لئے مختلف معیار ہے؟ لاہور کے ٹیچنگ ہسپتالوں میں پیرا میڈیکل سٹاف کو 2004 سے 2012 تک حکومت کے نوٹیفکیشنز کے برخلاف 20 فیصد شیئر کے بجائے 5 فیصد شیئر ملتا رہا۔ باقی ہسپتال کی انتظامیہ خود کھاتی یا خُورد بُرد کرتی رہی ہے۔ یہ معاملہ آڈٹ کے ذریعے سامنے لایا جا سکتا ہے۔ 2013 میں پیرا میڈیکل سٹاف کی جانب سے اپنا شیئر 20 فیصد بمطابق حکومتی نوٹیفکیشن SO(H&D)8-19/89(P) مورخہ 3۔ستمبر 2008 مانگنے پر جناح ہسپتال کی انتظامیہ نے ان کا 5 فیصد شیئر بھی روک دیا۔ گنگارام، جنرل ہسپتال، میو ہسپتال، سروسز ہسپتال اور جناح ہسپتال لاہور میں حکومتی، پیرا میڈیکل اور ڈاکٹرز کے شیئر کے علاوہ ایک انتظامیہ کا شیئر بھی شامل کر لیا گیا ہے جو حکومتی نوٹیفکیشنز کے خلاف ہے۔ لاہور کے ٹیچنگ ہسپتالوں کے پرنسپلز اور ایم ایس صاحبان محکمہ صحت کے احکامات، گورنر پنجاب، صوبائی محتسب اور عدالت عالیہ کی واضح ہدایات کے باوجود محکمہ کے احکامات اور عدالتی فیصلوں کا احترام نہیں کر رہے بلکہ دھجیاں بکھیر رہے ہیں۔ لاہور کے ٹیچنگ ہسپتالوں کا پیرا میڈیکل سٹاف اس تذبذب کا شکار ہے کہ آخر ان احکامات اور عدالتی فیصلوں پر عملدرآمد کون کرائے گا۔ اس صورتحال سے لاہور کے ٹیچنگ ہسپتالوں کے پیرا میڈیکل سٹاف میں بالخصوص اور عوام الناس میں بالعموم سخت غم وغصہ، بے چینی، خوف اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب کے لئے تحریک التوائے کار next week تک pending کیا جاتا ہے۔ جی، قواعد کی معطلی کی تحریک وزیر قانون وپارلیمانی امور رانا ثناء اللہ خان، وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور جناب طاہر خلیل سندھو، قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید اور جناب آصف محمود ایم پی اے نے شام میں جاری جنگ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں محرک سے کہوں گا کہ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے شام میں جاری جنگ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے شام میں جاری جنگ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے شام میں جاری جنگ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کرے۔

جنگ بندی کے باوجود شام کے شہریوں پر بمباری کی شدید مذمت

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان اقوام متحدہ کی جانب سے جنگ بندی کی قرارداد پر اتفاق کے باوجود ملک شام میں عام شہریوں پر کی جانے والی بمباری کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ گزشتہ دو ہفتوں سے جاری اس بمباری میں سینکڑوں بے گناہ شامی شہری جاں بحق اور ہزاروں زخمی ہو چکے ہیں۔ یہ قتل عام نہ صرف جنگی جرائم بلکہ انسانیت کے خلاف جرائم کے زمرے میں آتا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ سے کرتا ہے کہ اس معاملے کو اقوام متحدہ انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں اور اسلامی ممالک کی تنظیم کے platform پر اٹھایا جائے تاکہ شام کے معصوم شہریوں کے قتل عام کو رکوانے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان اقوام متحدہ کی جانب سے جنگ بندی کی قرارداد پر اتفاق کے باوجود ملک شام میں عام شہریوں پر کی جانے والی بمباری کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ گزشتہ دو ہفتوں سے جاری اس بمباری میں سینکڑوں بے گناہ شامی شہری جاں بحق اور ہزاروں زخمی ہو چکے ہیں۔ یہ قتل عام نہ صرف جنگی جرائم بلکہ انسانیت کے خلاف جرائم کے زمرے میں آتا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ سے کرتا ہے کہ اس معاملے کو اقوام متحدہ انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں اور اسلامی ممالک کی تنظیم کے platform پر اٹھایا جائے تاکہ شام کے معصوم شہریوں کے قتل عام کو رکوانے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان اقوام متحدہ کی جانب سے جنگ بندی کی قرارداد پر اتفاق کے باوجود ملک شام میں عام شہریوں پر کی جانے والی بمباری کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ گزشتہ دو ہفتوں سے جاری اس بمباری میں سینکڑوں بے گناہ شامی شہری جاں بحق اور ہزاروں زخمی ہو چکے ہیں۔ یہ قتل عام نہ صرف جنگی جرائم بلکہ انسانیت کے خلاف جرائم کے زمرے میں آتا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ سے کرتا ہے کہ اس معاملے کو اقوام متحدہ انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں اور اسلامی ممالک کی تنظیم کے platform پر اٹھایا جائے تاکہ شام کے معصوم شہریوں کے قتل عام کو رکوانے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر پہلے درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔Laying of reports

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے۔ کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ بیس منٹ کے لئے ایوان adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر بیس منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(بیس منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 5 بج کر 3 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 6-مارچ 2018 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔